تبصرے

حیاتِ مجدد۔ از پروفیسر محمد فرمان ایم اے۔ تقطیع کلاں۔ ضخامت ۲۹۱ صفحات۔ ٹائپ جلی اور روشن کاغذ اعلیٰ قیمت مجلد صرف پانچ روپے۔ پتہ: مجلس ترقی ادب ۲۔ نرسنگھ داس گارڈن (کلب روڈ) لاہور۔ یہ کتاب حضرت مجدد الف ثانی سے متعلق ہے جس میں چھ ابواب کے ماتحت حضرت امام ربانی کے ذاتی حالات و سوانح۔ اور الحاد و بے دینی۔ بدعات و رسوم اور غلط تصوف کے آثار و مظاہر کے خلاف جہاد کرنے اور تصحیح عقائد و ترویج شریعت کے سلسلہ میں آپ نے جو مجاہدانہ کارنامے انجام دیئے ہیں ان سب پر شگفتہ اور دلچسپ انداز بیان میں گفتگو کی گئی ہے۔ مزید براں اس کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ شیخ محمد اکرام نے اپنی مشہور کتاب "رودِ کوثر" میں امام عالی مقام کے جن خصوصیات و روایات کے تسلیم کرنے سے انکار کیا تھا اور اس سلسلہ میں مولانا ابو الکلام آزاد اور حضرت مجدد کے بعض سوانح نگاروں پر تنقید کر گئے تھے فاضل مصنف نے اُس کی پُرزور اور مدلل تردید کی ہے اور عہد اکبری و جہانگیری میں دین کی تجدید و احیار کا جو کام انجام پذیر ہوا اس میں حضرت مجدد کے مرتبہ و مقام کی تعیین و تشخیص کی ہے۔ یہ بحث کتاب کے تمام صفحات میں پھیلی ہوئی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی اصل غرضِ تالیف ہی رودِ کوثر کے بیانات کی تردید و تنقید ہے۔ آخر میں باب ہفتم ہے جس میں حضرت امام ربانی کی جو سوانح عمریاں لکھی گئی ہیں اُن کا مختصر تعارف کرایا گیا ہے۔ اس بنا پر یہ کتاب بھی قابل مطالعہ اور دلچسپ و مفید ہے۔ اس میں بعض مباحث نئے ہیں اور کاوش سے لکھے گئے ہیں۔

ہندوستان کا سب سے پہلا سفرنامہ حجاز۔ ترجمہ مولانا نسیم احمد صاحب فریدی امروہوی۔ تقطیع متوسط۔ ضخامت ۹۲ صفحات۔ کتابت و طباعت بہتر قیمت عہ۔ پتہ۔ ماہنامہ الفرقان لکھنؤ۔

مولانا حاجی رفیع الدین فاروقی مراد آبادی کے بزرگ تھے جنھیں اللہ تعالے نے دولتِ دنیا اور سعادتِ علم و عمل دونوں سے سرفراز فرمایا تھا۔ وہ ایک طرف نواب عظمت اللہ خاں مراد آبادی کے پوتے تھے اور

دوسری جانب حضرت شاہ ولی اللہ الدہلوی سے شرف تلمذ رکھتے تھے ۱۱۳۴ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ اپنے عہد کے نامور عالم۔ صاحب باطن اور بلند پایہ مصنف اور صاحب درس وارشاد تھے۔ موصوف نے سنہ ۱۲۰۱ھ میں حرمین شریفین کا سفر کیا اور ۱۲۰۳ھ میں وطن واپس آئے۔ آپ نے فارسی زبان میں اس مقدس سفر کی روئداد بھی قلمبند کی تھی۔ بھر فاضل مترجم کی رائے میں ہندوستان کا پہلا سفر نامۂ حجاز ہے سردست اس رائے کے ساتھ اتفاق کرنا تو مشکل ہے لیکن اس میں شبہ نہیں کہ یہ سفرنامہ ہے بہت عجیب وغریب۔ مسافر نے مرادآباد سے لیکر حجاز تک کے تمام مقامات کو ایک طالب علم اور صاحب دل کی نگاہ سے دیکھا ہے چنانچہ اس میں منازل سفر کے تاریخی مقامات کا معلومات افزا تذکرہ بھی ہے اور علماء و صوفیا جن سے ملاقاتیں ہوئی ہیں اور جن کی صحبت سے استفادہ کیا ہے اُن کے احوال و واردات اور مختلف قصے اور واقعات بھی ہیں۔ پھر جابجا عارفانہ اشعار کی پیوندکاری نے طرز بیان کی اثر آفرینی کو دوچند کر دیا ہے۔ اس سفرنامہ کے مخطوطہ کے دو نسخے لائق مترجم نے حاصل کر کے اس کو ملخص اردو ترجمہ کا جامہ پہنایا ہے اور حق یہ ہے کہ ترجمہ کا حق ادا کر دیا ہے۔ عبارت اس درجہ شگفتہ اور رواں ہے کہ ترجمہ ترجمہ بالکل نہیں معلوم ہوتا۔ ماہنامۂ الفرقان لکھنؤ کی اپریل اور مئی سنہ ۱۹۶۰ء کی دو اشاعتوں کے بدلہ میں یہ مترجم سفرنامہ ماہنامہ مذکور کے خاص نمبر کی حیثیت سے شائع کیا گیا ہے۔ شروع میں مترجم کے قلم سے صاحب سفرنامہ کے مختصر حالات و سوانح اور کہیں کہیں تشریحی حواشی اور نوٹ بھی ہیں۔ غرض کہ تاریخی اور دینی دونوں حیثیتوں سے مقدس حجاز کی یہ روئداد سفر مطالعہ اور قدر کے لائق ہے۔

منصب رسالت نمبر از مولانا ابوالاعلیٰ مودودی۔ تقطیع کلاں ضخامت ۲۰۸ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت تین روپے پچاس پیسے۔ پتہ:- دفتر رسالہ ترجمان القرآن ۵-اے ذیلدار پارک اچھرہ۔ لاہور۔ کم وبیش دو برس ہوئے ایک صاحب جن کا نام ڈاکٹر عبدالودود ہے اور جو غالباً بزم طلوع اسلام کراچی کے ایک رکن ہیں ان میں اور مولانا ابوالاعلیٰ مودودی میں سنت کی آئینی اور تشریعی حیثیت کے موضوع پر خط وکتابت مسلسل چند ماہ تک رہی تھی۔ علاوہ ازیں مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے ایک جسٹس محمد شفیع نے بھی ایک مقدمہ کا فیصلہ لکھتے وقت اس پر کافی طویل اور مفصل بحث کی تھی کہ اسلام میں